آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جیسی نماز پڑھتے دیکھو ویسے ہی پڑھو۔ یہ جماعت جو نیت کو بالتلفظ ادا کرنا مکروہ و بدعت خیال کرتی ہے اس کا یہ قول ہے کہ نیت کو لفظاً ادا کرنا یا اسی کے مثل نماز کی صفت میں اضافہ کرنا انھیں زیادات کی طرح ہے جو عبادات میں اپنی طرف سے اضافہ کی گئیں ہیں۔ جیسے صلوٰۃ عیدین میں اذان و اقامت یا سعی میں مروہ پر دو رکعتوں کا اضافہ اس جماعت کی ایک دلیل عقلی بھی ہے وہ یہ کہ عقلاً نیت کو لفظاً ادا کرنا خیال فاسد ہے چنانچہ یہ کہنا کہ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض صبح کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے۔ یہ قول تو بمنزلہ اس کے ہے کہ ایک شخص کھانا کھاتے وقت کہے نیت کرتا ہوں میں کھانا کھانے کی اسلئے کہ میرا پیٹ بھر جائے اور نیت کرتا ہوں میں کپڑا پہننے کی اسلئے کہ میرا تن ڈھک جائے نیز اور وہ نیتیں جو قلب انسانی میں موجود رہتی ہیں لیکن ان کا زبان سے اظہار برا سمجھا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی پیدا ہوتی ہے کہ نماز انسان خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ادا کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ ظاہری عمل تو کجا حرکات قلبیہ سے بھی واقف ہے تو اس نیت کا بالتلفظ ادا کرنا کیا اس معنی میں نہیں شمار کیا جاسکتا کہ ہم خداوند تعالیٰ کو یہ جتانا چاہتے ہیں کہ دیکھئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل میں اسوقت حاضر ہیں اور کیا یہ خطرہ نہیں ہوسکتا کہ آیہ اتعلمون اللہ بدینکم واللہ یعلم ما فی السموات والارض کے تحت میں داخل ہوجائیں۔ یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی طاعت جتاتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمینوں کے سارے حالات جانتا ہے۔ رہی یہ آیہ انما نطعمکم لوجہ اللہ۔ اگر اس کو کوئی پیش کرے اور کہے کہ یہاں بھی تو صریح الفاظ میں ہے کہ اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں لہذا اسی کے مشابہ تلفظ بہ نیت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کھلانے والوں نے اپنی زبان سے ان الفاظ کو نہیں ادا کیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت قلب کو جان کر ان کے الفاظ میں اسے ظاہر فرمایا خلاصہ یہ کہ نیت کا زبان سے نہ ادا کرنا اور قلب میں اسکا ہونا یہ ضروری ہے اور اس میں کسی قسم کا نزاع نہیں۔ (انتہی از فتاوی الامام الہمام ابن تیمیہ الحرانی)

انعاماتِ جنّت اور عذابِ جہنم

(از مولوی امام الدین صاحب مظفر نگری متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ)

یہ بات ظاہر ہے کہ انسان جب کسی کام میں سر تا پا کوشش کرتا ہے تو اس کی کوشش کے مطابق اگر کام اچھا ہے تو اس کا نتیجہ بھی بہتر نکلتا ہے اور اگر وہ کام جس میں اس نے کوشش کی ہے برائی سے تعلق رکھتا ہے تو اس کا انجام بھی خراب ہوتا ہے یہی حال ان امور کا ہے جن کا تعلق آخرت سے ہے خداوند تعالیٰ ہر انسان کو اس کی کوشش کے مطابق بدلہ دیگا بعض کو جہنم کے غار میں ڈالا جائیگا اور بعض کو خداوند تعالیٰ اپنی مہربانی سے جنت کے آرام کی سپرد کرائیگا۔ اللہ پاک نے جنت کو قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف اسماء سے یاد کیا ہے منجملہ ان ناموں کے جنت بھی ہے پہلے میں ان آیات واحادیث کو پیش کرتا ہوں جو انعامات جنت سے تعلق رکھتی ہیں۔ سنئے ! جو وقت دوسری مرتبہ صور

پھونکا جائیگا اور تمام عالم خدا کے سامنے پیش ہوگا تو خداوند تعالیٰ بندوں کے درمیان انصاف کریگا نافرمان بندوں کو جہنم میں اور فرمانبردار کو نہایت عزت واحترام کے ساتھ جماعت جماعت بناکر جنت میں داخل کریگا ان کے ساتھ مبارکبادی دینے والے فرشتوں کی جماعت ہوگی جیساکہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے خداوند تعالیٰ جماعت جماعت بناکر جنت کی طرف چلائے گا جو وقت وہ جنت کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازوں کو کھول دیا جائے گا جنت کے داروغہ جب ان لوگوں کو دیکھیں گے تو ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوجائیں گے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین جنت کے داروغہ عرض کریں گے کہ اے جنتیو تم پر سلامتی ہو اور خوشی کے ساتھ جنت میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہوجاؤ۔ جب جنتی جنت میں پہنچ جائینگے اور وہاں کے آرام وآسائش کو دیکھیں گے وہ جنتی جس کو دنیا میں تکلیفیں پہنچتی رہیں خوشی کی وجہ سے سب بھول جائیگا اور خیال کریگا کہ مجھکو دنیا میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی جنت میں اگر ایک طرف دلکش انواع واقسام کے باغات ہیں تو دوسری جانب جنت کی حوریں اپنے شوہروں کے خوش کرنے کو بن سنور کر تیار بیٹھی ہیں اگر ایک گوشہ میں شہد کی نہر جاری ہے تو اسی کے مقابل میں صاف شفاف شیریں چشمہ نہایت ہی عمدہ رفتار کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ جیساکہ ارشاد ہے جنت تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا یعنی بہشت کے اندر باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جب انھیں وہاں سے کوئی میوہ کھانے کو ملیگا تو کہیں گے یہ وہی میوہ ہے جو دنیا میں ہمیں پہلے کھانے کو مل چکا ہے کیونکہ وہاں ان کو ایک ہی رنگ اور صورت کے میوہ کھانے کو ملاکریں گے اور وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں موجود ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے دوسرے مقام پر خداوند تعالیٰ جنت کی صفت بیان کرتا ہے۔ مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھار من ماء (سورہ محمد) یعنی اس جنت کی حالت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اسمیں پانی کی نہریں بہ رہی ہیں جو بو کرنے والا نہیں ہے اور دودھ کی نہریں بھی جاری ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کیلئے لذت دار ہیں اور صاف شفاف شہد کی نہریں اور ہر قسم کے پھل جنتی اپنی خواہش کے مطابق جیسا پھل چاہیگا فوراً حاصل کرلیگا کسی قسم کی اس کو تکلیف نہ ہوگی جنت کے پھل دنیاوی پھلوں سے اعلیٰ تر ہوں گے جیساکہ ارشاد ہے فی سدر مخضود وطلح منضود یعنی جنتی لوگ بغیر کانٹوں کے بیر اور خوب پھلے ہوئے کیلے ہونگے اور فرمایا فیھما فاکھۃ ونخل ورمان جنت کے اندر دو باغ ہیں جن میں ہر قسم کے میوہ اور کھجور اور انار ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے آیت کے اندر کھجور اور انار کو خاصکر علیحدہ اسواسطے بیان کیا کہ دیگر میوہ جات کی نسبت ان کی فضیلت زیادہ ہے جس طرح دنیا کے اندر پھل اپنے اپنے موسم پر آیا کرتے ہیں اور غیر موسم میں ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے جنت میں ایسا نہیں ہوگا وہاں پر ہر قسم کا پھل ہر وقت موجود ہوگا جنتی ایک پھل توڑیگا اسیوقت درخت کی شاخ پر پھر تازہ پھل پیدا ہوجایا کریگا اور جیساکہ دنیاوی درختوں کا قاعدہ ہے کہ موسم خزاں کی وجہ سے ان کے پتے ناپید ہوجاتے ہیں اور ان کے سایہ میں کمی ہوجاتی ہے اور ان کی سبزی معدوم ہوجاتی ہے جنت میں درختوں کا قطعاً یہ حال نہ ہوگا وہاں درخت ہمیشہ سرسبز وشاداب رہیں گے جیساکہ ارشاد ہے مدھامتٰن یعنی جنت کے

اندر جو باغ ہیں ان کا رنگ نہایت ہی گہرا سبز ہے۔ بہشت میں درختوں کا سایہ بہت لمبا ہوگا جیسا کہ ارشاد ہے وظل ممدود یعنی جنتی آدمی لمبے لمبے سایہ میں ہونگے ان باغوں کے سایہ میں خوبصورت عورتیں ہونگی جو نہایت پاکدامن ہونگی جیسا کہ ارشاد ہے حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ حوریں ہیں جو خیموں میں پردہ نشین ہیں لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان۔ ان عورتوں کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا اور نہ کسی جن نے ان سے ہمبستری کی حضرت انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بہشت کی عورتوں میں ایک عورت زمین کی طرف جھانک لے تو جو چیزیں مشرق اور مغرب کے درمیان ہیں سب روشن ہو جائیں اور جو چیز ان کے درمیان ہے ان تمام کو خوشبو سے معطر کردے ان کے سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ حضرت علی رضؓ نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے اندر حور عین کا ایک جلسہ ہوگا جس میں وہ باتیں کریں گی ان کی آواز ایسی ہوگی کہ مخلوقات نے ان کی مانند آواز نہ سنی ہوگی اور کہیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ہلاک نہیں ہونگی۔ ہم آرام کرنیوالی ہیں اور تکلیف نہ ہوگی ہم خوش ہیں اور ناخوش نہیں ہونگی خوشی ہو ان کے لئے جو ہمارے لئے ہیں اور ہم ان کے لئے حضرت انس رضؓ سے ایک روایت آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت کے اندر ایک بازار ہوگا جسمیں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوا کریں گے شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی جس کے سبب سے ان کا حسن وجمال بڑھ جائیگا جو وقت وہ گھر کی طرف واپس آئیں گے تو ان کے گھر والے کہیں گے کہ جب سے تم جدا ہوئے تمہارا حسن بڑھ گیا اسی طرح بہشتی عورتیں کہیں گی یعنی جب ان کو طرح طرح کی مشک وغیرہ کی خوشبوئیں ہوا کے ذریعے ان کے مونہوں اور کپڑوں کو لگے گی تو ان کا حسن وجمال زیادہ ہوگا اسی طرح ہر روز بہشتیوں کا حسن وجمال بڑھا کریگا۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے ایک روایت آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی جماعت جو کہ بہشت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو اس کے قریب ہوں گے ان کے چہرے ایسے ہونگے جیسے آسمان کے روشن تارے ہر بہشتی کے لئے دو بیبیاں ہوں گی حور فراخ چشم والی ان کی پنڈلیاں اتنی چمکدار اور شفاف ہونگی کہ ان کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا صبح شام جنتی خدا کی تعریف بیان کریں گے نہ بیمار ہوں گے نہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنت میں کوئی درخت مگر اس کا تنہ سونے کا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مخلوق کی پیدائش کس چیز سے ہوئی آپ نے فرمایا پانی سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کس چیز سے بنی اس کی عمارت کیسی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے مکانات کی اینٹیں چاندی اور سونے کی ہیں یعنی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک سونے کی اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی اور اس کی خاک زعفران کی طرح ہے جو اسمیں داخل ہوگا آرام سے رہیگا مشقت نہ دیکھیگا ہمیشہ زندہ رہیگا کبھی موت نہ آئے گی ان کے کپڑے بھی پرانے نہ ہوں گے۔ اور ان کی جوانی بھی فنا نہ ہوگی یعنی ہمیشہ جوان رہیں گے بخاری مسلم میں ایک روایت

آتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت کے اندر دو باغ ہیں جن کے برتن چاندی کے ہیں اور دو بہشتیں ہیں جن کے برتن خالص سونے کے ہیں دنیا کے اندر خداوند تعالیٰ نے مردوں کے لئے ریشم کو حرام کر دیا لیکن جنت کے اندر ریشمین کپڑے خداوند تعالیٰ عنایت کریگا جیسا کہ ارشاد ہے متکئین علی فرش بطائنها من استبرق یعنے جنتی ایسے فرش پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشمین کپڑے کے ہونگے۔ وہاں کی سواریاں جن پر جنتی سوار ہونگے ان پر سونے کے پالان ہونگے اور مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت آتی ہے کہ جنت میں جنتیوں کی سب سے پہلے خوراک مچھلی کی کلیجی ہوگی۔ الغرض وہاں پر ایمان اور عمل صالح کرنیوالے لوگوں کیلئے ہر طرح کا آرام مہیا ہے جنتی جس وقت وہاں کے انعامات کو دیکھیگا تو فوراً ان کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوں گے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء الایہ

عذابِ جہنم

خدائے قدوس نے جہاں اپنی ذات اور انبیا اور فرشتوں پر نیز حشر ونشر پر ایمان لانے کی تاکید کی وہاں جنت اور دوزخ کے متعلق بھی ایمان لانے کا حکم دیا گیا۔ جس طرح جنت ایمانداروں کی آرام گاہ ہے اسی طرح جہنم خدائے تعالیٰ نے نافرمانوں کے رہنے کیلئے بنائی ہے اب میں ان آیات اور احادیث کا ذکر کرونگا جو اہل دوزخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوزخ کو قرآن حکیم نے متعدد ناموں سے ذکر کیا ہے جن میں ایک نام جہنم بھی ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت آئی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہوگیا پھر اس کو ہزار برس تک جلایا گیا تو اس کا رنگ سفید ہوگیا پھر اس کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سیاہ ہوگیا اس وقت دوزخ سیاہ ہے گنہگاروں کو بحکم خدا جہنم کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا جیسا کہ ارشاد ہے وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم یاتکم رسل منکم الایہ یعنی قیامت کے دن کافر جہنم کی طرف غول کے غول جانوروں کی طرح ہنکائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ اے بدبختو کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول تمہاری جنس سے نہ آئے تھے کہ تمہیں تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھکر سناتے اور تمہیں تمہارے اس دن کے ملنے سے ڈراتے اس وقت جہنمی جواب میں کہیں گے کہ ہمارے پاس اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر آئے تھے لیکن ہم نے ان کا کہنا نہ مانا اور کفر کیا بالآخر عذاب کا وعدہ کافروں پر ثابت ہوگیا اور کہا جائیگا کہ جہنم میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ۔ دوسرے مقام پر فرمایا یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر الخ یعنی جہنمی آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں گے تم جہنم میں کس وجہ سے داخل ہوئے وہ جواب میں کہیں گے ہم نماز ادا نہ کرتے تھے اور مساکین کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ اور اللہ کی آیتوں میں بحث کرنیوالوں کے ساتھ ہوکر معاندانہ بحث کرتے تھے نیز قیامت کا انکار کرتے رہے یہانتک کہ ہمیں موت نے آکر گھیر لیا یعنی آخری وقت تک منکر رہے۔ گنہگار جہنم کی تکالیف کو دیکھکر دنیا میں لوٹنے کی تمنا کریں گے جیسا کہ

ارشاد ہے ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحاً انا موقنون ۔ یعنی اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں دنیا کی طرف واپس کر دے تاکہ ہم اچھے عمل کریں اب کی مرتبہ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔ سورہ مریم میں فرمایا فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ الخ یعنی انبیا کے بعد جو ان کی قوم کے لوگ تھے وہ گمراہ ہوگئے اور نمازیں ترک کر دیں خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے رہے ضرور وہ غی سے ملاقات کریں گے۔ غی جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔ اضاعت کے معنی میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اضاعت سے مراد ہے بالکل نماز چھوڑ دینا اور عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ انکا ضائع کرنا یہ نہیں ہے کہ نماز کو بالکل ترک کر دیا بلکہ انھوں نے نماز کی پابندی وقتوں پر نہ کی اللہ پاک نے اس سے قبل انبیا علیہم السلام کا ذکر کیا اور اس آیت میں ان کو بیان کیا جو ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوئے۔ اہل نار کو کھانے کیلئے تھوہر کا درخت دیا جائیگا جیسا کہ ارشاد ہے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون۔ یعنی گنہگاروں کو زقوم کا درخت کھانے کو دیا جائیگا جو کہ مہل کے مانند ہوگا مہل کے معنی تیل کا تلچھٹ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو مشکوٰۃ میں ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مہل زیت کے تلچھٹ کے مانند ہے جب دوزخی کے منہ کے پاس لایا جائیگا تو گرمی کی وجہ سے اس کے منہ کا گوشت پوست گر پڑیگا۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میدان قیامت میں جہنم کو لایا جائیگا اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ایک ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچیں گے حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے میدان میں دنیا کے سب سے بڑے عیش پرست کو لایا جائیگا اور اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائیگا۔ اور پھر کہا جائیگا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی آرام حاصل کیا تھا وہ جواب میں کہیگا اے میرے پروردگار میں نے دنیا میں کبھی آرام نہیں دیکھا یعنی جس وقت نافرمان کو ایک غوطہ جہنم میں دیا جائیگا اگرچہ وہ تمام عمر آرام سے رہا ہو اور عمر بھر کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو لیکن جہنم کے ایک غوطہ میں سب آرام بھول جائیگا۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا دوزخ میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا جسکو دو جوتے اور دو تسمے آگ کے پہنا دیے جائیں گے جسکی گرمی سے اس کا دماغ اس طرح جوش ماریگا جس طرح دیگچی آگ پر جوش مارتی ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے کم عذاب ابوطالب کو ہوگا ان کو صرف آگ کے دو جوتے پہنا دیے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولتا رہیگا ابوطالب آنحضرتؐ کے چچا تھے کلمہ نہ پڑھنے پر دوزخی ہوئے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت اچھا سلوک کیا کرتے تھے اس وجہ سے ان کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے تو سخت عذاب کو خیال کرنا چاہیے کتنا ہوگا سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض دوزخیوں میں وہ لوگ ہوں گے جنکو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو زانوں تک بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک پکڑے گی مسلم شریف میں ایک روایت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کے اندر کافر نافرمان کے مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنی دور ایک تیز سوار تین روز میں جاتا ہے اور کافر کے دانت احد پہاڑ کے برابر ہونگے یعنی دوزخ میں کافر کا قد زیادہ لمبا چوڑا ہوگا اس لئے کہ عذاب زیادہ محسوس ہو۔ اور آگ زیادہ لپٹے۔ اللہم احفظنا

من النار۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے اس پر کافر کو ستر برس تک چڑھایا جاویگا اور گرایا جاویگا اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہیگا ایک روایت میں ہے دوزخیوں پر گرم پانی ڈالا جائیگا جب وہ پیٹ تک جائیگا تو اس کو کاٹ ڈالیگا یہانتک کہ اس کا پیٹ دونوں قدموں سے جدا ہوجائیگا۔ ایک روایت میں ہے جہنم میں اہلِ نار کو گرم پانی پلایا جائیگا جس سے اس کی آنت ٹکڑے ٹکڑے ہوکر باہر نکل آئے گی قرآن میں ہے فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا۔ عذاب کو چکھو تمہارے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ دوسرے مقام پر ہے لا یذوقون فیہا بردا ولا شرابا۔ یعنی جہنمی اس کے اندر ٹھنڈک نہ پائیں گے اور نہ پانی۔ جس وقت دوزخی عذاب جہنم سے تنگ آجائیں گے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ مالک کو پکارو۔ مالک جہنم کے داروغہ کا نام ہے۔ چنانچہ ایک ہزار برس تک پکاریں گے اس کے بعد جواب میں کہا جائیگا کہ تم ہمیشہ اس میں رہوگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا دوزخ میں دور ہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ اور وھم فیہا کالحون کی تفسیر میں آنحضرتؐ نے فرمایا ان کا اوپر کا لب پھول کر سر تک اور نیچے کا ناف تک پہنچ جائیگا۔ عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کے برابر ہیں اور بچھو خچروں کے مانند جب ایک بار کاٹیں گے تو اس کا زہر چالیس برس تک رہیگا۔ اس ہیبت ناک حالت کو دیکھکر کہیں گے کہ کاش ہم رسول کی پیروی کرتے اور شیطان کی پیروی سے جدا رہتے۔

الغرض قرآن وحدیث نے ہم کو جہنم کے حالات سے بخوبی آگاہ کردیا اب بھی اگر ہم راہِ راست پر قائم نہ رہے اور دنیاوی مشاغل میں لگ کر خدا کی یاد دل سے بھلادی اور اعمال حسنہ کی طرف رغبت نہ کی تو ہم خود اپنے کئے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اللھم احفظنا من النار واجرنا منہا۔

مسائل روزہ بطریق ناول

(از مولوی محمد آدم حسن صاحب انصاری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

آدم حسن۔ (عبدالعزیز خاں سے) السلام علیکم!

عزیز۔ بھائی وعلیکم السلام۔ مزاج گرامی!

آدم حسن۔ الحمدللہ۔ آپ کا مزاج مبارک!

عزیز۔ بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے اچھا ہوں۔

آدم حسن۔ کہو کیا خبریں ہیں؟

عزیز۔ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ رمضان شریف سر پر آپہنچے ہیں اور گرمی کی وہ شدت ہے کہ الامان والحفیظ